سوال

(398) سکول کے طلبہ اور عملے پر زکوٰۃ صرف کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک سکول میں غریب نادار، بے سہارا اور معاشرے کے نظر انداز کیے گئے بچوں کو قرآن مجید ناظرہ، نماز، نمازِ جنازہ، مسنون دعائیں، کلمے، اور عملی دینی تربیت کے ساتھ پرائمری تک مفت تعلیم دی جاتی ہے۔ بچوں کو کتابیں، کاپیاں، یونیفارم اور بعض اوقات بیگ بھی مفت فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس سکول میں اکثر ورکشاپوں اور کوٹھیوں میں کام کرنے والے ملازمین کے بچے تعلیم وتربیت حاصل کرتے ہیں۔ کیا ان بچوں اور اس انتظام میں مشغول عملے کے لیے زکوٰۃ جائز ہے؟ (سیکرٹری جامع شان اسلام، گلبرگ، لاہور) (۹ اگست ۲۰۰۲ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورتِ مذکورہ میں فقراء مساکین بچوں پر مالِ زکوٰۃ صرف ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ مستحق زکوٰۃ صفت سے متصف ہیں اور اس جگہ کام کرنے والا عملہ بھی اس سے مستفید ہو سکتا ہے۔ کیونکہ وہ عاملین کے زمرے میں شامل ہیں جو مصرفِ زکوٰۃ ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 325

محدث فتویٰ